005 Mas'alah HAYAT-un-NABI ﷺ (Part-4)

>>>>>>>> [PART-4] <<<<<<<<

Topic:˘
005-Mas'alah HAYAT un NABI ﷺ say Motalliq FIRQAWARANA Nazriyaat ka Tahqeeqi Jaiza

Youtube Link:
https://youtu.be/rKuiR0x63tk

اِس لیکچر میں دئے گئے حوالہ جات + اِلزامی جوابات
References + Anti Venums:

-〰〰〰〰〰〰〰〰〰〰〰〰〰〰

اب آنے والی ایک حدیث سے 5 قِسم کے مسئلے حل ہوتے ہیں یعنی
- مسئلہ حاضر و ناظر
- مسئلہ علمُ الغیب
- مسئلہ حیاتُ النبی ﷺ
- مسئلہ استعانت
- مسئلہ وسیلہ اور توَسُل

ایک ہی حدیث سے یہ تمام مسائل حل ہو جائیں گے۔۔

Bukhari H # -**1010**-, 3710
Mishkaat H # 1509
جب کبھی عمرؓ کے زمانہ میں قحط پڑتا تو عمرؓ، عباس بن عبدالمطلبؓ کے وسیلہ سے **دعا کرتے اور فرماتے کہ** "اے اللّٰه! پہلے ہم تیرے پاس اپنے نبی کریم ﷺ کا وسیلہ لایا کرتے تھے۔ تو، تُو پانی برساتا تھا۔ اب ہم اپنے نبی کریم ﷺ کے چچا کو وسیلہ بناتے ہیں، تو

ثُو ہم پر پانی برسا۔ انس ؓ نے کہا کہ چنانچہ بارش خوب ہی برسی۔
Sahih Hadees

تو سیدنا عمر ؓ نے یہ عقیدہ دے دیا کہ اگرچہ آپ ﷺ قبر مبارک کی برزخی حیات کے ساتھ زندہ ہیں لیکن آپ ان سے کمیونیکیشن یعنی رابطہ نہیں کر سکتے ، ورنہ وہ قبر مبارک پے جا کر کہہ سکتے تھے کہ "یا رسول اللّٰہ امت کے لئے دعا کیجئے"
لہٰذا یہ صحیح وسیلہ شخصی ہے کہ جو شخص دنیا میں موجود ہے اس سے دعا کروائی جائے۔۔۔

حالانکہ حضرت عمر ؓ اور باقی صحابہ اکرام ؓ بھی، نبی ﷺ کے معجزات سے واقف تھے۔۔

Sahih Bukhari H # 169, -**3576-** , 4152
Musnad Ahmad H # 11295
صلح حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی ہوئی تھی نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک چھاگل (پیالہ) رکھا ہوا تھا **آپ ﷺ نے فرمایا کیا بات ہے؟ لوگوں نے کہا کہ** جو پانی آپ کے سامنے ہے، اِس پانی کے سِوا نہ تو ہمارے پاس وضو کے لیے کوئی دوسرا پانی ہے اور نہ پینے کے لیے۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ چھاگل میں رکھ دیا اور پانی آپ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان میں سے چشمے کی طرح پھوٹنے لگا اور ہم سب لوگوں نے اُس پانی کو پیّا بھی اور اُس سے وضو بھی کیّا۔
مَیں (جابر ؓ) نے پوچھا کہ آپ لوگ کتنی تعداد میں تھے؟ کہا کہ اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ پانی کافی ہوتا۔ ویسے ہماری تعداد اُس وقت **پندرہ سو 1,500** تھی۔ Sahih Hadees

لیکن مصنف ابن ابی شیبہ کی ایک روایت اکثر دیوبندی حیاتی اور بریلوی مکتبہ فِکر کے لوگ بیان کرتے ہیں کہ

حضرت عمر ؓ کے زمانے میں ایک دفعہ قحط پڑ گیا تو ایک اعرابی نے

قبرِ رسول ﷺ پر آ کر کہا :
"یارسول اللہ ﷺ ! امت ہلاک ہو رہی ہے، آپ ﷺ، اللہ کے حضور ان کے لئے دعا کریں"
تو حضور ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی اور کہا کہ عمر کو میرا سلام کہنا اور کہنا کہ سختی نہ کرے، نرمی کرے، اللہ عنقریب بارش دے گا۔

● اعتراض ؟؟؟
یہ روایت پیش کر کے کہتے ہیں کہ صحابہ کرام براہ راست (یعنی ڈائریکٹ) بھی قبر سے مانگتے تھے۔

●✓ الزامی جواب :
شکر ہے کہ یہ روایت مصنّف ابنِ ابی شیبہ میں ڈالی گئی ہے تاکہ پتہ بھی لگ جائے کہ یہ روایت جعلی ہے!!
بھائیو! اس روایت میں اعمش مدلّس ہیں اور 'عن' سے روایت کر رہے ہیں اور مدلّس کی 'عن' والی روایت، سماع کی تصریح کے بغیر ، ضعیف شمار ہوتی ہے۔

مصنّف ابنِ ابی شیبہ (انٹرنیشنل) ، حدیث # 32002
مصنّف ابنِ ابی شیبہ (مترجم) ، حدیث # -32665-

مصنف ابن ابی شیبہ مترجم (جلد ۹) ۳۷۹ کتاب الفضائل

(۳۲۶۶۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ مَالِكٍ الدَّارِ ، قَالَ : وَكَانَ خَازِنَ عُمَرَ عَلَى الطَّعَامِ ، قَالَ : أَصَابَ النَّاسَ قَحْطٌ فِي زَمَنِ عُمَرَ ، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، اسْتَسْقِ لأُمَّتِكَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوا ، فَأَتَى الرَّجُلَ فِي الْمَنَامِ فَقِيلَ لَهُ : ائْتِ عُمَرَ فَأَقْرِئْهُ السَّلامَ ، وَأَخْبِرْهُ أَنَّكُمْ مُسْتَقِيمُونَ وَقُلْ لَهُ : عَلَيْكَ الْكَيْسُ ، عَلَيْكَ الْكَيْسُ ، فَأَتَى عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ فَبَكَى عُمَرُ ، ثُمَّ قَالَ : يَا رَبِّ لاَ آلُو إِلاَّ مَا عَجَزْتُ عَنْهُ.

Made by : Fahad Usman Meer

(۳۲۶۶۵) حضرت مالک الدار رحمہ اللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے شعبہ طعام میں خزانچی تھے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں لوگ قحط سالی میں مبتلا ہوگئے پس ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر حاضر ہو کر یوں کہنے لگا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اپنی امت کے لیے پانی طلب کیجئے وہ ہلاک ہوگئی ہے! تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس آدمی کو خواب میں نظر آئے اور اس سے کہا: عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر اسے میرا اسلام کہو اور اسے بتاؤ کہ لوگ سیراب ہونے کی جگہ میں ہیں، اور اس سے کہو: تم پر دانشمندی لازم ہے۔ تم پر دانشمندی لازم ہے۔ پس وہ آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس خواب کی خبر دی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے پھر فرمایا: اے میرے پروردگار! کوئی کوتاہی نہیں مگر میں اس سے عاجز آ گیا۔

حدیث # 32665

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۝ سورۃ نجم 4،3:27

مصنف ابن ابی شیبہ مترجم

جلد نمبر ۹

حدیث نمبر ۲۹۹۳۵ تا حدیث نمبر ۳۳۳۸۷

مؤلف

الامام ابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبۃ العبسی الکوفی

المتوفی ۲۳۵ھ

مترجم

مولانا محمد اویس سرور حفظہ اللہ

مکتبہ رحمانیہ

اگر کوئی کہتا ہے کہ وہ محدّثین کے اس اصول کو نہیں مانتا تو اعمش سے بھی ایک لاکھ گُنا بڑے امام حسنِ بَصری تابعی ہیں جنھوں نے ستر صحابہ کی صحبت بھی کی ہے۔ اُن کی 'عن' والی روایت (یعنی جو اپنے باپ کے جعلی نسب پر فخر کرے تو اسے چاہیے کہ باپ کا آلہ تناسل کاٹ کر منہ میں رکھ لے۔) (نعوذباللّٰہ)
تو اس حدیث کو بھی مان کر اپنا ایمان برباد کرنا پڑے گا...

-~~~~~~~~~~~~~~~~

اسی طریقے سے سنن الدّارمی کی ایک روایت پیش کی جاتی ہے کہ "واقعہ حرّہ کے دِنوں میں سعید ابنِ مسیّب قبر رسول کے پاس قید ہو گئے تھے (جب یزید کی ظالم فوج نے مدینہ شریف پر حملہ کیا تھا، یہ بات تو ٹھیک ہے کہ مسجد نبوی میں تین دن تک نماز نہیں ہوئی اور وہاں پر بہت ظلم ڈھایا گیا) تو وہ کہتے ہیں کہ مجھے نمازوں کے اوقات (یعنی ٹائمنگ) کا قبر سے گنگنانے (اذان) کی آواز سے پتہ لگتا تھا۔

سنن دارمی (انٹرنیشنل) ، حدیث # 93
سنن دارمی (مترجم) ، حدیث # -94-

سنن الدارمي | 134 | المقدمه

94۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ...........
عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ لَمَّا كَانَ أَيَّامُ الْحَرَّةِ لَمْ يُؤَذَّنْ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثًا وَلَمْ يُقَمْ وَلَمْ يَبْرَحْ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مِنَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ لَا يَعْرِفُ وَقْتَ الصَّلَاةِ إِلَّا بِهَمْهَمَةٍ يَسْمَعُهَا مِنْ قَبْرِ النَّبِيِّ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ.

سعید بن عبدالعزیز بیان کرتے ہیں کہ جب واقعہ حرہ کا زمانہ تھا تو نبی ﷺ کی مسجد میں تین دن تک اذان کہی گئی اور نہ اقامت ہوئی اور سعید بن میبب مسجد میں ہی رہے اور نماز کا وقت ایک گنگناہٹ سے پہچانتے تھے جو نبی ﷺ کی قبر سے سنائی دیتی تھی۔

❷ "رجالہ ثقات" اس کو روایت کرنے میں بھی امام دارمی متفرد ہیں۔

بھائیو! اس روایت میں سب سے بڑی خامی یہ ہے کہ یہ روایت منقطع ہے (جو ضعیف ترین روایت شمار ہوتی ہے) یعنی سعید ابن مسیّب سے جو بندہ روایت کر رہا ہے اس کا نام سعید بن عبدالعزیز ہے اور یہ وہ بندہ ہے جس نے سعید ابن مسیّب کا زمانہ ہی نہیں پایا، لہٰذا یہ روایت منقطع ہے، یعنی سند نہیں جُڑی ہوئی۔

مثال کے طور پر اگر مَیں کہتا ہوں کہ "قائداعظم محمد علی جناح نے فُلاں جلسے میں فُلاں بات ارشاد فرمائی" تو مجھے سند بیان کرنی پڑے گی کے مَیں نے اپنے نانا سے سُنا کہ جب وہ میٹرک کے سٹوڈنٹ تھے تو انہوں نے وہاں قائداعظم کے جلسہ میں شمولیت اختیار کی انہوں نے یہ بات سنی یا فلاں شخص کی کتاب میں یہ بات لکھی ہے کہ وہ وہاں پر موجود تھا اور یہ بات ہوئی"

تو مجھے سند بیان کرنی ہو گی! بغیر سند کے بات جھوٹی ہو گی!
لہٰذا یہ منقطع اور جعلی روایت ہے انہی ضعیف احادیث کی وجہ سے امت میں بہت بگاڑ پیدا ہوا ہے۔

-~~~~~~~~~~~

●◌•●◌•●◌• گستاخانہ واقعات •◌●•◌●•◌●

"آخر میں دو واقعات بیان کئے جائیں گے تاکہ دماغ کی بریکیں کھل جائیں اور بریکیں تب تک نہیں کھلتِیں جب تک کوئی کڑوِی بات نہ

کی جائے!"

¶ پہلا گستاخانہ واقعہ :

پہلا گستاخانہ واقعہ دیوبندی عالم، شَیخ زِکریا کاندھلوی صاحب نے اپنی کتاب "فضائلِ درود" اور "فضائلِ حج" میں لکھا ہے۔ زِکریا صاحب تبلیغی جماعت کے بڑے امیر میں سے تھے، انہوں نے ہی
《 فضائل اعمال 》 بھی لکھی۔
《 فضائل درود 》 بھی لکھی۔
《 فضائل حج 》 بھی لکھی۔
《 فضائل صدقات 》 بھی لکھی۔

انہوں نے **فضائل حج** میں ایک جھوٹا واقعہ نقل کیا ہے اور وہی واقعہ بریلوی مکتبہ فِکر کے بہت بڑے عالم الیاس قادری صاحب (جو دعوتِ اسلامی کے امیر ہیں) انہوں نے اپنی کتاب **فیضانِ سنت** میں بھی نقل کیا ہے۔

واقعہ لکھتے ہیں کہ 555 ہجری میں (یعنی حضورﷺ کی وفات کے ساڑھے پانچ سو سال بعد) ایک صوفی بزرگ 《 شَیخ احمد رفاعی صاحب 》 قبرِ رسول پر حاضر ہوئے اور کہا کہ :
"یا رسول اللّٰہﷺ جب تک مَیں دُور تھا تو میری روح آ کر آستانے پر حاضری دیتی تھی۔ یا رسول اللّٰہ اب جسموں کی حاضری کی باری آئی ہے ، قبر مبارک سے اپنا ہاتھ باہر نکالیے مَیں آپ کے ہاتھ مبارک کو بوسہ دینا چاہتا ہوں"۔ (العیاذباللّٰہ تعالی)

فضائل حج (مکتبہ دارالشاعت) ، صفحہ # -139-
فضائل حج (مکتبہ البشریٰ) ، صفحہ # 151
فیضان سنت (مکتبہ مدینہ) ، صفحہ # -654-

(١٣) سید احمد رفاعی مشہور بزرگ اکابر صوفیہ میں ہیں ان کا قصہ مشہور ہے کہ جب ۵۵۵ھ میں حج سے فارغ ہو کر زیارت کے لئے حاضر ہوئے اور قبر اطہر کے مقابل کھڑے ہوئے تو یہ دو شعر پڑھے

في حالة البعد روحي كنت ارسلها ... تقبل الارض عني وهي نائبتي

وهذه دولة الاشباح قد حضرت ... فامدد يمينك كي تحظى بها شفتي

ترجمہ اشعار:۔ دوری کی حالت میں میں اپنی روح کو خدمت اقدس ﷺ میں بھیجا کرتا تھا وہ میری نائب بن کر آستانہ مبارک چومتی تھی۔ اب جسموں کی حاضری کی باری آئی ہے اپنا دست مبارک عطا کیجئے تاکہ میرے ہونٹ اس کو چومیں۔

اس پر قبر شریف سے دست مبارک باہر نکلا اور انھوں نے اس کو چوما (الحاوی للسیوطی) کہا جاتا ہے کہ اس وقت تقریباً نوے ہزار کا مجمع مسجد نبوی میں تھا جنھوں نے اس واقعہ کو دیکھا اور حضور ﷺ کے دست مبارک کی زیارت کی جن میں حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی نور اللہ مرقدہ کا نام نامی بھی ذکر کیا جاتا ہے۔ (البنیان المشید)

فضائلِ حج

جس میں حج، عمرہ، زیارت کے فضائل و آداب اور عاشقانِ خدا کے بہت سے واقعات شرح و بسط سے بیان کئے گئے ہیں۔

حضرت مولانا الحاج الحافظ المحدث محمد زکریا صاحب دامت برکاتہم

دار الاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان فون 2213768

حکایت: سیدنا احمد کبیر رفاعی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کا واقعہ بہت ہی مشہور ہے جسے جلال الدین السیوطی الشافعی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔ واقعہ مختصراً یوں ہے کہ حضرت سیدنا احمد کبیر رفاعی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) ۵۵۵ھ میں جب مدینہ منورہ حاضر ہوئے۔ اور سرکار مدینہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضر ہو کر دو نعتیہ اشعار عرض کئے۔ دریائے رحمت جوش میں آیا اور آقا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) نے اپنا دست مبارک روضۂ انور سے باہر نکالا اور عین بیداری کے عالم میں حضرت رفاعی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دست انور کو بوسہ دیا۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یہ پتا نہیں کون سی روح ہے جو زندگی میں بھی نکلتی ہے اور واپس چلی جاتی ہے!!

بھائیو اگر لاکھوں حاجی قبرِ رسول پر جا کر یہی مطالبہ رکھ دیں تو کیا یہ ممکن ہے؟؟؟
بالکل نہیں!!

پھر کہتے ہیں کہ "نوے ہزار لوگوں کی موجودگی میں قبر مبارک سے

ہاتھ باہر نکلا اور شَیخ رفاعی صاحب نے بوسہ دیا اور ان 90000 کے مجمع میں شَیخ عبدالقادر جیلانی کا نام بھی لیا جاتا ہے"۔

شَیخ عبدالقادر جیلانی صاحب کا نام اِس لئے لیا تاکہ بریلوی بھی سہم جائیں اور پکّے ہو جائیں کہ گیارہویں والے پِیر بھی وہاں موجود تھے لہٰذا یہ واقعہ بالکل ٹھیک ہے۔

بھائیو! جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے اور چور اپنی لنگوٹی چھوڑ جاتا ہے لیکن یہاں پر چور نے "لنگوٹی" نہیں بلکہ "لنگوٹا" چھوڑا ہے۔

کہتے ہیں کہ 555ھ میں مسجد نبوی میں نوے ہزار لوگوں کا مجمع تھا حالانکہ مسجد نبویﷺ میں نوے ہزار کا مجمع تو 1375ھ تک بھی نہیں آتا تھا۔ تقریباً 1375ھ کے بعد مسجد نبوی کی توسیع ہوئی (مسجد کو بڑا کیا گیا) جس کی وجہ سے اب تقریباً تقریباً چھ لاکھ لوگوں کا مجمع آتا ہے۔
اور میرا آپ سے سوال ہے کہ "کیا 90 ہزار کا مجمع بیَک وقت ہاتھ مبارک کو دیکھ سکتا ہے؟؟؟ جبکہ حضورﷺ کی قبر مبارک ذمین کی سطح پر ہے۔۔ جو کہ ایک وقت میں اتنی بڑی تعداد کا دیکھنا ناممکن ہے---"

(العیاذباللہ تعالیٰ)

یہ لوگ اتنی بڑی گُستاخی اور اتنی بڑی جرأت کیسے کر سکتے ہیں؟؟؟ حالانکہ صحابہ اکرام کا یہ حال تھا کہ وہ نبیﷺ کی وفات کے بعد روتے روتے زندگیاں گزارتے تھے کہ اب ہم نبی کریمﷺ کو دیکھ نہیں سکیں گے---
اُنہوں نے تو کبھی نہیں کہا کہ قبر مبارک سے ہاتھ باہر نکالیں تاکہ ہم آپﷺ کو دیکھیں---!!

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنھا حضورﷺ کی وفات کے 47 سال بعد تک

زندہ رہی تھیں اور اُسی حُجرے میں رہی تھیں جہاں پر آپ ﷺ کی قبر مبارک ہے۔

حضرت عائشہ ؓ نے کبھی نہیں کہا کہ میری حضور ﷺ سے ملاقات ہوئی۔
سیدہ فاطمہ ؓ نے بھی کبھی نہیں کہا کہ میری حضور ﷺ سے ملاقات ہوئی۔

حالانکہ جب سیدہ عائشہ ؓ اجتہادی غلطی کی وجہ سے جنگِ جمل کے لئے نکلِیں تو بہت اچھا موقع تھا کہ آپ ﷺ قبر مبارک سے ہاتھ باہر نکالتے اور سیدہ عائشہ ؓ کو روک لیتے کہ علی ؓ وقت کے خلیفہ برحق ہیں اُن سے جنگ نہ لڑو۔۔
بعد میں سیدہ عائشہ ؓ اتنا روتی تھیں کہ اُن کا دوپٹہ، تر ہو جاتا تھا۔

اس کا صحیح بخاری میں اشارۃً ذکر ہے مسند امام احمد اور مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے کہ سیّدہ عائشہ ؓ کہتی تھیں کہ حضور ﷺ کے بعد مَیں نے علی سے جنگ کر کے بہت بڑی غلطی کی ہے ، مجھے اب قبرِ رسول ﷺ کے پاس دفن مت کرنا بلکہ میری سوکنوں کے ساتھ دفن کرنا تا کہ ان کی وجہ سے لوگ میری تعریف نہ کریں۔

سیدہ عائشہ ؓ ، مولا علی ؓ سے جنگِ جمل کے بعد پچھتائیں
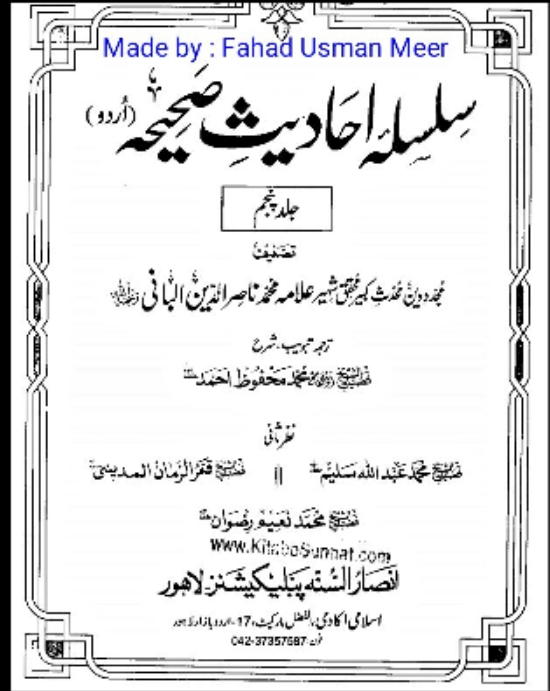
صفحہ 280

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا جنگِ جمل میں شرکت کرنا کیسا تھا؟

(٣٥٤٤)۔ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ: أَنَّ عَائِشَةَ لَمَّا أَتَتِ الْحَوْأَبَ، سَمِعَتْ نُبَاحَ الْكِلَابِ، فَقَالَتْ: مَا أَظُنُّنِي إِلَّا رَاجِعَةً، إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَنَا: ((أَيَّتُكُنَّ تَنْبَحُ عَلَيْهَا كِلَابُ الْحَوْأَبِ۔)) فَقَالَ لَهَا الزُّبَيْرُ: تَرْجِعِيْنَ! عَسَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يُصْلِحَ بِكِ بَيْنَ النَّاسِ۔ (الصحيحة: ٤٧٤)

قیس بن ابو حازم بیان کرتے ہیں کہ جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا حواَب مقام پر آئیں تو کتوں کے بھونکنے کی آوازیں سنیں اور کہا: میں تو سمجھتی ہوں کہ مجھے واپس لوٹ جانا چاہئے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا تھا: ''تم میں سے وہ کون ہے جس پر حواَب کے کتے بھونکیں گے۔'' سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ لوٹتی ہیں! ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی وجہ سے لوگوں میں صلح کروا دے۔

تخريج: أخرجه أحمد: ٦/ ٥٢ و٩٧ عن يحيى۔ وهو ابن سعيد۔، و٦/ ٩٧، وأبو اسحاق الحربی فی "غريب الحديث": ٥/ ٧٨/ ١، وابن حبان فی "صحيحه": ١٨٣١۔ موارد، وابن عدى فی "الكامل": ٢٢٣/ ٢، وأبو يعلى: ٣٨٦٨، والحاكم: ٣/ ١٢٠، والبزار: ٣٢٧٥

شرح:...... اس حدیث کے درج ذیل شاہد سے مفہوم کی وضاحت ہو جاتی ہے:

اس اثر کی ایک دوسری سند بھی ہے، جیسا کہ امام ذہبی نے (سیر النبلاء: ص ٧٨۔ ٧٩) میں کہا: اور یہ بھی کہا کہ قیس نے کہا: پہلے پہل تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ خیال تھا کہ ان کو ان کے گھر میں آپ ﷺ کے ساتھ دفن کیا جائے گا، لیکن (جنگِ جمل کے بعد) انھوں نے کہا: میرے اس فعل (جرم) کی وجہ سے مجھے دوسری امہات المومنین کے ساتھ دفن کر دینا۔ پھر ان کو بقیع میں دفن کیا گیا۔ میں (قیس) کہتا ہوں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد جنگِ جمل والا واقعہ تھا، بعد میں ان کو اس پر بہت ندامت ہوئی تھی اور انھوں نے اس سے توبہ کی تھی۔ حالانکہ ان کا ارادہ خیر و بھلائی کا تھا، جیسا کہ سیدنا طلحہ بن عبید اللہ، سیدنا زبیر بن عوام اور کبار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جماعت نے اجتہاد کیا تھا، اللہ تعالیٰ سب سے راضی ہو جائے۔ (آمین)

اگر بعد میں حضرت عائشہ ؓ روتی تھیں تو حضور ﷺ کو پہلے ہی روک لینا چاہئے تھا کہ "عائشہ یہ کام نہ کرو"
کیونکہ آپ ﷺ کی سب سے زیادہ لاڈلی بیوی اَور کوئی نہیں تھی، دنیا اور آخرت میں حضور ﷺ کی بیوی اور ہماری ماں ہیں۔

Sahih Bukhari H # -7100-

... عمار رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم عائشہ رضی اللہ عنہا دنیا و آخرت میں تمہارے نبی کریم ﷺ کی پاک بیوی ہیں... Sahih Hadees

ہمارا چیلنج ہے کہ کوئی ضعیف سند والی حدیث سے ہی دِکھا دیں کہ عائشہ ؓ نے کہا ہو کہ نبی ﷺ کی وفات کے بعد میری حضور ﷺ سے ملاقات ہوئی ہے!

یہ تو بعد کے لوگوں نے کہا ہے کہ:

؎ سنا ہے آپ ہر عاشق کے گھر تشریف لاتے ہیں
میرے گھر میں بھی ہو جائے چراغاں یا رسول اللہ

اور جب کوئی سمجھاتا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ گُستاخ ہو گیا ہے۔ (العیاذباللہ تعالیٰ)

اور یہی بات المہند علی المفند میں دیوبند مکتبہ فِکر کے محمد خیر شنقیضی نے تخریج لگائی ہے کہ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ حضورﷺ وفات کے بعد بھی قبر سے نکل کر دنیا میں تصرف فرماتے ہیں۔

باب : تصدیقات علمائے کرام مکہ مدینہ
صفحہ 107

المہند علی المفند ۱۰۷

نقل تقریظ جس کو اصل رسالہ اجوبہ پر تحریر فرمایا حضرت شیخ علماء کرام اور سند اصفیاء عظام روشن سنت کے زندہ کرنے والے اور شفاف ملت کے بازو سرداران باعظمت کے مقتداء اور جلالت مآب، صاحبان فضل کے پیشوا جناب شیخ احمد بن محمد خیر شنقیطی مالکی مدنی نے، سدا ان کے فیضان کے سمندر موجزن رہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بائیسویں سوال کا یہ مسئلہ کہ جو شخص معتقد ہو جناب رسول اللہ ﷺ کی روح مبارک کے عالم ارواح سے دنیا میں تشریف لانے کا الخ پس خواص میں سے کسی بزرگ کے لیے کسی خاص روح پر فتوح کے تشریف لانے میں تو کچھ استبعاد نہیں کیونکہ ایسا ہوسکتا ہے اور اتنی بات کا عقیدہ رکھنے والا برسر غلطی بھی نہ سمجھا جائے گا کیونکہ حضرت ﷺ اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں باذن خداوندی کون میں جو چاہتے ہیں تصرف فرماتے

Made by : Fahad Usman Meer

المہند علی المفند
یعنی
عقائد علماء اہل سنت دیوبند

فخر المحدثین
حضرۃ مولانا خلیل احمد سہارنپوری قدس سرہ العزیز
المتوفی ۱۳۴۶ھ

المیزان ناشران و تاجران کتب
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان فون: ۷۲۱۲۷۶۳، ۷۱۲۲۹۸۱-۰۴۲

اسی طرح بریلوی مکتبہ فکر کے احمد رضا خان صاحب کے فتاویٰ رضویہ میں بھی یہ بات موجود ہے، جس کا حوالہ مفتی عباس رضوی صاحب نے اپنی کتاب "آپﷺ زندہ ہیں واللہ" کے صفحہ 40 میں دیا گیا ہے۔۔

آپ زندہ ہیں واللہ www.izh — صفحہ 40 — ۴۰

امام اہل سنت مجدد دین وملت سیدنا وامامنا شاہ احمد رضا خاں بریلوی فرماتے ہیں:

"رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تمام انبیائے کرام حیات حقیقی دنیاوی وروحانی و جسمانی سے زندہ ہیں اپنے مزارات طیبہ میں نمازیں پڑھتے ہیں، روزی دیئے جاتے ہیں، جہاں چاہیں تشریف لے جاتے ہیں، زمین وآسمان کی سلطنت میں تصرف فرماتے ہیں۔

(فتاوی رضویہ ۶:۱۵۶ طبع قدیم) Made By : Fahad Usman Meer

دیوبند کے حیاتی گروہ اور بریلوی مکتبہ فِکر کا اس بارے میں ایک جیسا عقیدہ ہے اور اُن کی غلطی یہ ہے کہ "اُنہوں نے حضورﷺ کو **'دنیاوی زندگی'** کے ساتھ زندہ سمجھا ہے حالانکہ وہ **'برزخی زندگی'** ہے --- "

-

¶ دوسرا گستاخانہ واقعہ :

دوسرا گُستاخانہ واقعہ اور نظریہ انتہائی شرمناک ہے۔ یقین کریں کہ یہ بات بیان کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔
اور یہ واقعہ بھی دیوبند اور بریلویوں کے مشترکہ بزرگ 《 محمد بن باقر زرکانی صاحب 》 کے حوالے سے نقل کیا جاتا ہے--- (جو 1124 ھ میں فوت ہوئے)

اور یاد رہے کہ شَیخ زِکریا صاحب اپنی کتابوں (فضائل اعمال ، فضائل صدقات اور فضائل حج) میں اِنہی (محمد بن باقر زرکانی صاحب) کے حوالے دیتے ہیں۔

اور اِنہی کے حوالے بریلوی مکتبہ فکر کے **اِمام اُحمد رضا خان صاحب**

بھی دیتے ہیں (جو 1340ھ میں فوت ہوئے)۔ اُن کے ملفوظات اُن کے بیٹے **مصطفیٰ رضا خان نوری صاحب** نے جمع کئے، جنہیں مفتی اعظم انڈیا بھی کہا جاتا تھا۔ (جو 1981ء میں فوت ہوئے) اِنھی کی مشہور نعت ہے :

تُو شمّعِ رِسالت ہے ؎ عالَم تیرا پروانہ ...

احمد رضا خان صاحب سے پوچھا گیا کہ آپ کہتے ہیں کہ قبروں میں شہید بھی زندہ ہیں ، ولی بھی زندہ ہیں ، نبی بھی زندہ ہیں... تو اِن کا فرق کیا ہے؟؟؟

انہوں نے کہا کہ انبیاء کرام علیھم السلام کی قبروں میں زندگی **حقیقی** ، **حسی** اور '**دنیاوی**' ہے۔

اب یہ دنیاوی لفظ کہاں سے ڈال دیا؟؟؟ اگر یہ کہہ دیتےکہ **حقیقی** ، **حسی** اور '**برزخی**' ہے تو کوئی اعتراض نہیں ہونا تھا لیکن اُنھوں نے **دنیاوی** کہہ دیا.. اور اللہ پاک کہتے ہیں کہ

2 : سورۃ البقرۃ 154
... وَّ لٰکِنۡ لَّا تَشۡعُرُوۡنَ ۝
... لیکن **تم شعور نہیں** رکھتے۔

دنیاوی زندگی والے پروٹوکول تو وہاں (برزخی زندگی میں) ہوتے ہی نہیں... جیسا کہ سانس لینا ، قضائے حاجت کے لئے جانا، آرام کرنا اِس قِسم کے معاملات وغیرہ۔

احمد رضا خان صاحب نے اس کے بعد دلیل کے طور پر قرآن اور حدیث پیش نہیں کیا بلکہ دیوبند حیاتی مکتبہ فکر اور بریلوی مکتبہ فکر کے بڑے بزرگ محمد بن باقر زرقانی صاحب کو دلیل کے طور پر پیش کیا کہ :

"میرے آقا سیّدی محمد بن باقر زرقانی فرماتے ہیں کہ انبیاء کرام علیھم السلام قبروں میں زندہ ہیں حتیٰ کہ ان کی قبروں میں ان کی بیویاں ازواج مطہرات بھی پیش کی جاتی ہیں اور وہ ان کے ساتھ "شب باشی" (ہمبستری) بھی کرتے ہیں۔"

ملفوظات احمد رضا (alahazrat.net) # حصہ 3 ، صفحہ 197
ملفوظات احمد رضا (مشتاق بک کارنر) #حصہ 3 ، صفحہ 310
ملفوظات احمد رضا (بک کارنر جہلم) # **حصہ 3، صفحہ -249-**

عرض: انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیائے کرام کی حیات برزخیہ میں کیا فرق ہے۔

ارشاد: انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حیات حقیقی حسی دنیاوی ہے ان پر تصدیق وعدۂ الٰہیہ کے لئے محض ایک آن کی آن کو موت طاری ہوتی ہے پھر فوراً ان کو ویسے ہی حیات عطا فرمادی جاتی ہے۔ اس حیات پر وہی احکام دنیویہ ہیں ان کا ترکہ بانٹا نہ جائے گا۔ ان کی ازواج کو نکاح حرام نیز ازواج مطہرات پر عدت نہیں وہ اپنی قبور میں کھاتے پیتے نماز پڑھتے ہیں بلکہ سیدی محمد بن عبدالباقی زرقانی فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قبور مطہرہ میں ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں وہ ان کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں۔ حضور اقدس ﷺ نے تو ان کو حج کرتے ہوئے لبیک پکارتے ہوئے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور اولیاء علماء شہداء کی حیات برزخیہ اگرچہ حیات دنیویہ سے افضل اعلیٰ ہے مگر اس پر احکام دنیویہ جاری نہیں اور ان کا ترکہ تقسیم ہوگا۔ ان کی ازواج عدت کریں گی اور

اَستغفِرُ اللّٰہَ واَتُوبُ اِلیہ!!!
اِنّا للّٰہِ وَ اِنّا اِلیہِ راجِعُون!!!
العیاذُ باللّٰہ تعالیٰ!!!

نبی ﷺ کے بارے میں اتنا بڑا جملہ بول دیا اور ذرا سی بھی حیا نہیں آئی؟؟ یہ لوگ اتنی بڑی جرأت کیسے کر سکتے ہیں؟؟

حالانکہ ہم اتنی جرأت بھی نہیں رکھتے کہ یہ جملہ بول سکیں کہ "فلاں کمرے میں میرے والد اور والدہ شب باشی کرتے ہیں" ! لیکن

اِن لوگوں نے نبیﷺ اور انبیاءؑ کا مذاق اڑایا ہے اور گُستاخی کی ہے۔۔ (نعوذباللّٰه)

اب بتائیں کہ کون گستاخِ رسول ہے؟؟

اللّٰه تعالیٰ سے دعا ہے کہ جو حقّ بات مَیں نے لکھی اُسے اللّٰه پاک ہمارے دلوں میں راسخ فرمائے، اگر جذبات میں مُجھ سے کوئی غلط بات لکھی گئی تو اُسے ہمارے دِلوں سے مَحو کر دے (مِٹا دے)۔ ہمیں کتاب و سُنت کی تعلیمات پر عمل کر کے دوسرے بھائیوں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

《《《《《《《《《《《》》》》》》》》》》》》》》

طالِب دُعا: **"فہد عثمان میر"**
فیس بُک لِنک:

www.facebook.com/chill.fish.1

Last modified: 6 May 2019